سوال

(82)اگرکسی عورت کوکسی مرد کا خون لگایا گیا ہوتوکیاوہ اس پر حرام ہو جائے گی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب عورت کوخون کی ضرورت ہواوراس کےلیے کسی اجنبی شخص سے خون کا عطیہ لیا جائے پھر وہ صحت مند ہوجائے اوروہ شخص (جس نے خون کا عطیہ دیا تھا) اس عورت سے شادی کی رغبت کرے توکیااس کےلیے ایسا کرنا جائز ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کےلیے ایسی عورت سے شادی کرنا جائز ہے کہ جسے اس کا خون لگایا گیا ہو۔ کیونکہ خون دودھ نہیں ہے کہ جو عورت کو حرام کردے۔ (یادرہے کہ) حرام کرنے والادودھ ہے بشرطیکہ دودھ چھڑانے کی مدت سے پہلے پہلے یعنی (بچے کی) دوسال کی عمر کے اندراندرپلایا گیا ہو جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ "رضاعت سے بھی اسی طرح حرمت ثابت ہوجاتی ہے جیسے نسب سے ثابت ہوتی ہے۔" (شیخ ابن عثیمین)

سعودی مستقل فتوی کمیٹی نے بھی اسی کے مطابق فتوی دیا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح وطلاق]

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 143

محدث فتویٰ